



سوال

(514) پشہ وکالت جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید ہمیشہ وکالت کو انجام دیتا ہے۔ بحر اس پر یہ الزام دیتا ہے کہ پشہ وکالت کی مذہباً سخت ممانعت ہے بلکہ حرمت کی حد تک پہنچ جاتی ہے لہذا ترک کر دیا جائے۔

پس ایسی صورت میں بروئے قرآن و حدیث شریف آیاتی الواقع پشہ وکالت بموجب قول: بحر مذہباً ناجائز و قابل ترک ہے؟ اگر ہے تو کس شرط کے ساتھ اگر نہیں ہے تو کس طرح؟
بصراحت و تفصیل اس فتوے کو اخبار الہدیث میں شائع فرما کر آپ عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں، (خریدار نمبر ۲۹۶۶)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پشہ وکالت کی دو حیثیتیں ہیں اصل منصب کے لحاظ سے تو جائز کاموں میں وکالت جائز ہے الا ان مقدمات میں جن میں قانون کی خلاف شریعت ہے مثلاً دلوانی میں میعا و قرضہ یا فوجداری میں شراب، خمر اور زنا کا جواز ایسے مقدمات میں پابندی قانون پیروی کرنا بھی خلاف شریعت ہے حق یہ ہے کہ طریق عمل نے اس پشہ کو بہت کچھ مورد الزام بنایا ہے جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں نہ مناسب ہے اگر درجائے کس است + یک حرف بس است۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شنائیہ امر تسری

جلد 2 ص 469

محدث فتویٰ